REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۴۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۱ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ　　۵ فتح ۱۳۶۴ ہش　　۵ دسمبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ فتح دسمبر۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدُ للہ۔ احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے پیارے امام کو جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ کامیاب و کامران فرماتا رہے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمدُ للہ۔

● محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۹ ہجری کو ربوہ میں ہونا قرار پائی ہے۔ اس غرض سے موصوفہ مورخہ ۵ دسمبر کو قادیان سے امرتسر اکیلی ربوہ تشریف لے جا رہی ہیں جبکہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ جلسہ سالانہ کے بعد مورخہ ۲۵ کو ربوہ تشریف لے جائیں گے۔ قارئین سے اس تقریب کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بے شمار افضال اور برکاتِ سماوی کا حامل عظیم روحانی اجتماع

مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی عظمت، اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد کے متعلق

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے ہمارا چورانوے واں بابرکت جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کو مرکزِ احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ بے شمار افضال و برکاتِ سماوی سے معمور اس خالصۃً دینی اور روحانی اجتماع کی غیر معمولی عظمت و اہمیت اور اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد سے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے چند روح پرور اور ایمان افروز ارشادات افادۂ قارئین کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

● "سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے .... لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔" (آسمانی فیصلہ)

● "اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

● "اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کس طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

● "اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ بھی ہے تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے اور اُن کے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (ایضاً)

● "ضروری ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

● "میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس الٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے۔ اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہم و غم دُور فرما دے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عطا کرے۔ اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء!! اور اے رحیم اور مشکل کشا!!! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارکیٹ۔ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۵ فتح ۱۳۶۴ ہش

جلسہ سالانہ — صداقت احمدیت کا چمکتا ہوا نشان

اس زمانہ پر ابھی ایک سو سال بھی پورے نہیں ہوئے کہ اسلام ایک لاشہ بے جان کی طرح چاروں طرف سے نرغۂ اعداء میں گھرا ہوا تھا۔ معاندین اسے چند روزہ "مہمان" سمجھ رہے تھے۔ اور اپنے بھی اس کی زندگی سے کلیتہً مایوس ہو چکے تھے۔ ایسے غیر یقینی حالات میں بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اس مہتم بالشان دعویٰ کو لے کر کھڑے ہوئے کہ اسلام ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے۔ جس کے عملی ثبوت کے طور پر میں خود اپنے وجود کو پیش کرتا ہوں، کیونکہ خدائے بزرگ و برتر کی آسمانی تائیدات میرے شاملِ حال ہیں۔ اور ارشادِ قرآنی فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (جن: ۲۷) کے مطابق مجھے منجانب اللہ اُن امورِ غیبیہ کا حقیقی علم عطا کیا گیا ہے جو ماموریٰنِ الٰہی کی شناخت کے لئے معیاری حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ تمام دُنیا کے سامنے اسلام کو ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب کے طور پر پیش کروں اور حق و باطل کی موجودہ معرکہ آرائی میں دینِ حنیف کو تمام ادیانِ باطلہ پر کامل اور دائمی غلبہ سے ہمکنار کر دوں۔

اپنی بعثتِ مبارکہ کے اسی پاکیزہ مشن کی ایک اہم ترین کڑی کے طور پر حضور علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں جلسہ ہائے سالانہ کے ایک انتہائی مقدس اور بابرکت سلسلہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

خالصتہً وحیٔ الٰہی پر مبنی یہ پُرشوکت اعلان ایسے حالات میں منظرِ عام پر آیا جو غلبۂ دینِ متین کے لئے بظاہر انتہائی ناموافق دِکھائی دیتے تھے، ہندوستان کے غیر احمدی علماء جو ابتدائے دعویٰ ماموریت سے ہی حضور کے مقدس مشن کو ناکام کر دینے پر تُلے ہوئے تھے، اس پُرشوکت اعلان کو سُن کر بھلا کیسے خاموش رہ سکتے تھے؟ مسجد چینیاں والی لاہور کے پیش امام مولوی رحیم بخش صاحب کی ایمانی غیرت اس طور سے جوش میں آئی کہ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ اس جلسہ کو بدعت اور معصیت اور اس کے داعی کو مردود قرار دے دیا جبکہ اہلحدیثوں کے سردار مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اشد ترین مخالفینِ احمدیت نے تو اپنی زندگی کا مقصد و نصب العین ہی یہ قرار دے لیا کہ حتی الامکان ہر شخص کو قادیان جانے سے روکا جائے۔ مگر خدا تعالیٰ کی آسمانی تقدیر کے مقابلہ میں علماءِ سُوء کی یہ سفلی تدبیریں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ جہاں تک انسانی فکر و نظر کا تعلق ہے اس کے اعتبار سے بے شک اس مہم کا پایۂ تکمیل کو پہنچنا امرِ محال دکھائی دیتا تھا۔ مگر خدائے ذوالعجائب جب ایک ناممکن بات کو ممکن کر دکھانے پر آجائے تو دُنیا کی کوئی بھی طاقت ایسی نہیں جو منشاء الٰہی کی راہ میں حائل ہو سکے۔ کیونکہ اس کی تو شان ہی یہی ہے کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چنانچہ تقدیرِ الٰہی کے آسمانی نوشتوں کے عین مطابق دُنیا نے بہت جلد یہ ایمان افروز نظارہ اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا کہ حالات کی ناموافقت کے باوجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ روحانی سلسلہ روز بروز ترقی کرتا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہر سال جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں کی حاضری بھی حیرت انگیز طریق پر بڑھتی چلی گئی۔ چنانچہ وہ جلسہ جس کی ابتداء ۱۸۹۱ء میں صرف ۷۵ کس کی حاضری سے ہوئی تھی بہت جلد سینکڑوں اور ہزاروں فدائین اسلام کو اپنے ہاں یکجا کرنے کا باعث بنا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا عجیب روحانی انقلاب برپا ہوا کہ جلسہ ہائے سالانہ کی حاضری ہزاروں کی بجائے لاکھوں کے آنکڑوں میں داخل ہو گئی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اس مقدس جلسہ کی بنیادی اینٹ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اور اس کے لئے [illegible] روحیں تیار کر رکھی تھیں جو بہت جلد اس مقدس روحانی اجتماع میں شامل ہو کر اس کی عظمت اور شان [illegible]

کو چار چاند لگانے والی تھیں۔ اس جہت سے جب ہم گزشتہ سالانہ جلسوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر جلسہ اپنی ذات میں صداقتِ احمدیت کا ایک درخشندہ اور تابندہ نشان دکھائی دیتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ماموریٰنِ الٰہی کی بعثت دُنیا والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم روحانی انعام کی حیثیت رکھتی ہے جس کے ساتھ ہی زمین پر آسمانی نشانوں کے ظہور کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تواتر کے ساتھ ظاہر ہونے والے ان نشاناتِ الٰہی کو بچشمِ خود مشاہدہ کر کے اُن سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق بھی صرف اور صرف سعید الفطرت انسانوں کو ہی عطا ہوتی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ قبولِ احمدیت کے نتیجہ میں جو عظیم سعادت اور خوش بختی منجانب اللہ ہمیں نصیب ہوئی ہے ہم اُسے صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھیں بلکہ اس سعادتِ عظمیٰ کے فیوض و برکات کے دائرہ کو اپنے خاندان، دوست احباب اور اہلِ وطن تک ممتد کرنا بھی ہماری ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جس سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں تمام میسر اسباب اور مواقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

پس اب جبکہ آپ ۹۴ ویں بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے رختِ سفر باندھنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اپنے اہل و عیال کے علاوہ زیادہ سے زیادہ نادار احمدی بھائیوں اور زیرِ تبلیغ سنجیدہ احباب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی تیاری کریں کہ بحیثیت داعی الی اللہ یہ امر بھی آپ کے ملی اور جماعتی فرائض میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بابرکت روحانی اجتماع کو غایت درجہ کامیابی کے لئے آسمانی اسباب فراہم کرے اور طبائع کو فطری سعادت کی ایسی حرکت اور بیداری بخشے کہ وہ اس اجتماع کی برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہونے کے لئے مرکزِ احمدیت میں دیوانہ وار جمع ہوں۔ اور اُن میں سے ہر ایک کے ظرف و استعداد سے کہیں بڑھ کر اُسے روحانی دولت نصیب ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(خورشید احمد انور)

فتح و ظفر کی منزل بالکل قریب ہے اب

اے لو! ظہورِ مہدی سربستہ راز کیوں ہے
انکار کا تجھے اب کوئی جواز کیوں ہے

واللہ! ہمیں ملا ہے وہ یارِ لامکانی
محرومیوں پہ تجھکو اب بھی یہ ناز کیوں ہے

انسانیت کی خاطر سینہ سپر ہے محمود
ایسے میں اے [illegible] غائب ایاز کیوں ہے

قدموں میں اُن کے یارب! قربان ہو جان میری
در پہ کوئی جہاں میں اِس سے فراز کیوں ہے

سب کچھ لُٹا کے حاصل ہو کاش ایسی دولت
قربانیوں سے [illegible] احتراز کیوں ہے

[illegible] جو چل پڑے ہیں
[illegible] فراز کیوں ہے

فتح و ظفر کی منزل بالکل قریب ہے اب
[illegible] کا محاذ کیوں ہے
صبحِ صفا سے پہلے شبِ غم دراز کیوں ہے

محتاجِ دعا: [illegible] ارشد الرحیم [illegible]

خطبہ جمعہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نہایت پیاری دعا سکھائی ہے جس میں بہت باریک حکمتیں پوشیدہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے عظیم ذمہ داریاں یاد دلا کر ہمیں حوصلہ دیا ہے اور وہ راستہ دکھایا ہے جس پر چلنے سے ہماری طاقتیں اور وسعتیں پھیل سکتی ہیں

وہ کہتا ہے تم مجھ سے تعلق رکھنا اور میری طرف جھکنا سیکھو پھر میری وسعتیں تمہاری وسعتیں ہو جائیں گی اور تم میرے دوست بن جاؤ گے !!

اگر آپ لوگ ایسے بن جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سارے کام خود بخود تیزی سے ہونے لگیں گے اور ہماری ہر بات سیدھی ہوتی چلی جائے گی

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ ظہور ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۶ اگست ۱۹۸۳ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰٮنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(البقرہ آیت: ۲۸۷)

اور پھر فرمایا:-

"قرآن کریم انذار اور تبشیر کے تانے بانے سے بنی ہوئی ایک عجیب و غریب صنعت ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ بعض اوقات یہ تانا بانا نمایاں طور پر نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اب تبشیر شروع ہوئی اور اب انذار کا دھاگا آ گیا اور بعض اوقات یہ بُنتی اتنی باریک ہو جاتی ہے کہ ظاہری نظر اس کا فرق نہیں کر سکتی اور بعض اوقات ایک ہی آیت میں انذار اور تبشیر دونوں اس طرح مل جاتے ہیں کہ گویا ایک دوسرے کے اندر جذب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر ان کا اتحاد نظر کو عجیب لگتا ہے۔ یہ آیت جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے اس بات کی مثال ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔

انسان جب اپنی

عظیم ذمہ داریوں پر نگاہ

ڈالتا ہے جو اس پر ڈالی جاتی ہیں تو خواہ وہ کسی منصب سے تعلق رکھتا ہو کسی حیثیت کا انسان ہو اگر وہ باشعور ہے اور اپنے حالات کا جائزہ لینے کی اہلیت رکھتا ہے اور بصیرت رکھتا ہے تو اس کا جواب ہمیشہ یہی ہو گا کہ میں ان ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کا اہل نہیں ہوں اور یہ ذمہ داریاں میری طاقت سے بڑھ کر ہیں ایک زمیندار خواہ مزارع ہو یا مالک ہو وہ کبھی نہ زمین کے تقاضے پورے کر سکتا ہے جو بحیثیت زمیندار اسے پورے کرنے چاہئیں اور اگر وہ اہلیت رکھتا بھی ہو تو بہت سی چیزیں اس کے اختیار میں نہیں ہیں اور بے بس ہو جاتا ہے ایک مزدور اپنی مزدوری کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا تعمیراتی کام کا ایک نگران تعمیر کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ غرضیکہ اس سے بحث نہیں کہ کس پر کتنی بڑی ذمہ داری ڈالی گئی یا کتنی چھوٹی۔ انسان ایک بے بس چیز ہے بے اختیار چیز ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر ذمہ داری جو انسان پر ڈالی جاتی ہے وہ اسے طاقت سے بڑھ کر معلوم ہوتی ہے۔ دل میں خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان سوچتا ہے کہ یہ ذمہ داری کیسے ادا کروں گا۔

دوسرا حرف قرآن کریم کی اس آیت پر نظر پڑتی ہے اور یوں معلوم ہوتا کہ ایک عظیم الشان خوشخبری دی جا رہی ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کہ اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا اور اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے وہ اپنی ہر تخلیق کی کنہ تک واقف ہے اپنی ہر تخلیق کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے اور اس کے ان پہلوؤں سے بھی واقف ہے جو بطور خوبیاں ودیعت کی گئیں ان دونوں پہلوؤں پر جس علیم و خبیر ہستی کی نظر ہو اگر وہ یہ کہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اللہ کسی نفس پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا تو

یہ ایک عظیم الشان خوشخبری ہے

اور گویا یہ پیغام ہے کہ تمہیں بوجھ زیادہ نظر آ رہے ہیں حقیقت میں زیادہ بوجھ نہیں تمہاری وسعت کے مطابق ہیں یہاں ایک فرق کرنا ضروری ہے ورنہ احباب کے ذہن میں مضمون الجھ جائے گا۔ فرق یہ ہے کہ یہ نہیں فرمایا کہ انسان دوسرے انسان پر طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ انسان اپنے اوپر اپنی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا کیونکہ یہ دونوں واقعات دنیا میں ہمیں روزانہ دکھائی دیتے ہیں۔ بسا اوقات انسان دوسرے انسانوں پر ان کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ ان بوجھوں تلے ٹوٹ جاتے ہیں اور تب بھی کام کا حق ادا نہیں کر سکتے بعض اوقات انسان اپنی جان پر اپنی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈال لیتا ہے یہاں اس عام انسانی کیفیت اور حالات کا ذکر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے کہ میں کسی انسان پر یا کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا وہ انسان جو دوسروں پر طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالتا ہے یا چاہتے اور یہ ادعا کرتے ہیں کہ ہم طاقت کے مطابق بوجھ ڈالتے ہیں وہ بھی دراصل اپنے ادعا میں خام ہوتے ہیں ان کے دعویٰ کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی کیونکہ جب تک کوئی یہ جائزہ لینے کا اہل نہ ہو کہ اس کی طاقت کیا ہے اس وقت تک وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میں طاقت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہوں یا طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا

اشتراکیت کا ایک نعرہ

ہے کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق دو اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لو۔ یہ دونوں نعرے اسی پہلو سے کھلے ہیں کہ ہر انسان کا مزاج ... کی ... کی ... اس کا ماحول اس کے ماں باپ کے مزاج کے اثرات اس کی ... بعض کمزوریاں بعض مضبوط پہلو یہ سارے مل کر اس کی ایک شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں اور یہ جو شخصی تعمیر ہے یہ ضرورت کا فیصلہ کرتی ہے کہ اس کی ضرورت کیا ہے انسان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی دوسرے انسان کی ضرورت کو ...

سکے صرف خدا کے لئے ممکن ہے اور اسی طرح جب کہتے ہیں کہ طاقت کے مطابق کام لو تو ہر ایک کی طاقت کا فیصلہ کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ مختلف مزاج کے لوگ ہیں ان کے مختلف حالات ہیں۔ بعض اندرونی کمزوریاں ہیں بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ بڑی سخت کمزوری پڑی ہے اور دوسرا آدمی کہتا ہے کہ بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے بہانے کر رہا ہے اس کو ہرگز کوئی کمزوری نہیں اس کو ضرور بوجھ اٹھانا چاہیئے۔ اب ہو سکتا ہے کوئی اسے ظالم سمجھے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی وسعت میں ہی نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو سمجھ سکے اور اس نے ایک اندازہ لگایا ہے۔ وہ اپنی جگہ بے اختیار ہے یہ اپنی جگہ بے اختیار ہے انسان کے حالات اندرونی طور پر بہت مختلف ہوتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ ایک معقول آدمی سارے علم کے باوجود بھی دوسرے آدمی کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ ایک پاگل کے متعلق ذکر آتا ہے کہ اس کو یہ وہم تھا کہ وہ شیشے کا بنا ہوا ہے اور لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ مجھے زور سے ہاتھ نہ لگانا میں ٹوٹ جاؤں گا اور بہت ہی احتیاط سے اور ملائمت کے ساتھ گدے وغیرہ رکھ کر چیزوں پر بیٹھتا تھا اور ہر طرح سے اپنا خیال رکھتا تھا کہ میں کسی وقت ٹوٹ نہ جاؤں ایک ماہر نفسیات کے پاس اسے لے جایا گیا اور ماہر نفسیات یہ سمجھتے تھے کہ یہ بیوقوف ہے یہ سب بکواس ہے انسان کہاں ٹوٹ سکتا ہے چنانچہ انہوں نے اس کا یہ علاج سوچا کہ اچانک بہت زور سے اس کو تھپڑ مار کر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ دیکھو تم نہیں ٹوٹ گئے تمہیں اپنے آپ پر اعتماد ہونا چاہیئے لیکن اس کی اندرونی کیفیت اتنی نازک ہو چکی تھی کہ اس کے منہ سے چھناک کی آواز نکلی اور وہیں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ گر کر مر گیا اس کو اتنا یقین تھا کہ میں شیشے کا ہوں کہ اس یقین کے احساس نے اس کا دل بند کر دیا پس۔

انسانی حالات کے مختلف تقاضے

آیا جن میں بار یک فرق ہیں کہ کوئی دوسرا انسان خواہ کسی فن کا ماہر کیوں نہ ہو وہ اس کی وسعتوں کا پتہ کر سکتا ہے اور نہ اس کی ضرورتوں کا اندازہ کر سکتا ہے صرف اللہ ہی ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا

پس اس پہلو سے اس میں ایک بڑی بھاری بشیر ملتی ہے اور وہ ذمہ داریاں جو خدا ڈالتا ہے اس کے متعلق تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اہل ہیں تبشیر کا یہ پہلو جب انسان کو مزید غور پر متوجہ کرتا ہے تو پھر ایک خوف کا اثر آہستہ آہستہ غالب آنے لگتا ہے۔ مثلاً جماعت احمدیہ ہے جماعت احمدیہ کو وہ ذمہ داری کیا ہے جو خدا تعالیٰ نے ڈالی ہے تمام دنیا کو مسلمان بنانا تمام ادیانِ باطلہ پر اسلام کو غالب کرنا اور اس انسان کی کایا پلٹ کر بدل دینا جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

زمانہ کی قسم زمانہ گواہ ہے کہ یہ انسان لازماً گھاٹا کھانے والا ہے اپنے سود و زیاں کا انسان کو پورا ہوش نہیں ہوتا۔ سارے زمانہ کے زیاں کو سود میں بدل دینا سارے نقصان کو فائدہ میں تبدیل کر دینا یہ ذمہ داری ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہے ایک طرف یہ آیت تبشیر بھی کر رہی ہے دوسری طرف جب انسان اپنی کمزوریوں پر نگاہ ڈالتا ہے یعنی بے بسی اور بے اختیاری کو دیکھتا ہے کام کے بے شمار ہجوم نظر آتے ہیں اور دنیا کا واقعاتی جائزہ لیتا ہے تو انسان سمجھتا ہے میں اس کام کا اہل نہیں ہوں مجھ میں کہاں طاقت ہے کہ میں کسی ایک ملک کو بھی بدل سکوں صرف ایک ہندوستان پر ہی اگر جماعت احمدیہ اپنا تمام توجہ مبذول کرے تو جہاں تک دنیا کے حالات کا تعلق ہے اور جہاں تک ہمارے ذرائع کا تعلق ہے ہم ایک صوبے کے ہندوؤں کو بھی بظاہر مسلمان بنانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ پھر آپ دنیا کی وسعتوں پر نظر ڈالیں کتنے بڑے بڑے وسیع ممالک ہیں جو دہریہ ہو چکے ہیں وہ خدا ہی کو نہیں مانتے ہم ان کی زبانوں کو نہیں جانتے، ان کے خیالات سے واقف نہیں ہیں، ان کی قومی عادات سے واقف نہیں ہیں، ان تک پہنچنے کی طاقت نہیں ہے۔ راہوں میں BARRIER اور روکیں ہیں اور اس کے باوجود دل میں یہ یقین ہے کہ خدا سچ کہہ رہا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ہم پر جو بوجھ ڈالا ہے وہ ہم اٹھانے کے اہل ہیں لیکن کیسے؟ اب آسٹریلیا کا سفر در پیش ہے اور اسی سلسلہ میں غور کرتے ہوئے میری توجہ مبذول ہوئی کہ

آسٹریلیا ایک براعظم ہے

جس کو آج تک کسی غیر مذہب نے فتح نہیں کیا عیسائیت نے وہاں ABORIGINES میں کچھ نفوذ کیا لیکن جو عیسائی وہاں آباد ہوئے آج تک کسی نے ان کے قلوب کو فتح نہیں کیا اور ایک بڑی قوم ہے ایک بہت بڑا پھیلا ہوا براعظم ہے اور وہاں ہم ایک مشن کی تعمیر کیلئے جا رہے ہیں اور ایسی ایک دنیا نہیں ایسی سینکڑوں دنیائیں ہیں جہاں ابھی تک کوئی نفوذ نہیں کر سکے۔ فجی ہے جو بظاہر ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن اب تک کی کوششوں کے نتیجہ میں پانچ ہزار کے لگ بھگ وہاں احمدی ہیں اور اس میں لاکھوں کی آبادی ہے وہاں ABORIGINES تو نہیں لیکن قدیم باشندے جو افریقن ممالک سے ہجرت کرکے آئے تھے ان کی ایک بھاری تعداد ہے۔ ہندو بھی وہاں بھاری تعداد میں موجود ہیں اور آسٹریلیا کو تو چھوڑیئے فجی میں بھی ان سب کو مسلمان بنانا بہت مشکل نظر آتا ہے پھر سیلون ہے وہاں کے حالات یہ ہیں کہ بدھسٹ اکثریت میں ہیں اور ان بدھسٹ میں ہم آج تک نفوذ نہیں کر سکے۔ ہماری وہاں جو تبلیغ ہوئی ہے وہ زیادہ تر ہندوستانی نسل کے باشندوں میں ہوئی ہے وہی ہیں جن میں احمدیت نے کسی طرف سے راستہ بنایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے کچھ لوگ احمدی ہوئے لیکن باقی جو بدھسٹ لوگ ہیں اور یہ دراصل بدھسٹ کا ملک ہے ان کی غالب اکثریت ہے ان میں شاذ کے طور پر احمدی ہوئے ہیں لیکن بحیثیت قوم کے انہوں نے قبول نہیں کیا وہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اس جزیرہ پر بھی ہم اسلام کو پوری طرح غالب کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے جہاں تک اپنے ظاہری حالات کے جائزہ کا تعلق ہے۔

پس یہ مضمون سوچتے ہوئے

میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی

کہ وسعتیں کہیں ایسی تو نہیں جن کو ہم نے ابھی کھنگال کر دیکھا ہو ایسی وسعتیں تو نہیں جن کو ہم نے ابھی تک دریافت نہ کیا ہو۔ خدا کی بات تو بہرحال درست ہے کہ ہمارے اندر وسعت موجود ہے لیکن اگر UNTAPPED RESOURCES پڑی رہیں اگر انسان جو کچھ خدا تعالیٰ نے اسے ودیعت کیا ہے اس سے پوری طرح استفادہ نہ کرے تو پھر انسان تو جھوٹا ہوگا خدا جھوٹا نہیں ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہماری کچھ وسعتیں ایسی ہیں جن کو ہم نے پوری طرح ٹٹولا نہیں اور ٹٹولنے کے بعد محسوس کرکے ان پر ذمہ داری کی کاٹھی نہیں ڈالی ان کی تربیت

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR, PO BHADRAK - Dt. BALASORE (ORISSA) PH-NO 122-253.
پیشکش :-

نہیں کی خدا کی راہ میں خدمت کے لئے پیش کرنے کی۔ جب تک ہم اپنے نفس کو ٹٹول کر اس کی صلاحیت کی تربیت نہ کریں وہ اس لائق نہیں ہے کہ اسے خدا کے حضور پیش کیا جا سکے اس لئے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی میں نے نظر ڈالی تو بے شمار وسعتیں ہیں جن سے استفادہ نہیں کیا جا رہا۔ ہر احمدی اگر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جو طاقتیں ودیعت کی ہیں ان سے وہ پورا استفادہ نہیں کر رہا اور خصوصاً دین کے معاملہ میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے وہ اپنے بچوں کی تربیت نہیں کر رہا اپنی بیوی کی تربیت کا حق ادا نہیں کر رہا، وہ طاقتیں جو خدا نے اسے دی ہیں انہیں ضائع کر رہا ہے۔ کھیل کود اور لہو و لعب میں اپنی جائز ضرورت سے بڑھ کر خرچ کرتا ہے۔ کچھ تو انسان کا تفریح کا حق ہے وہ اس کی عبادت میں داخل ہے لیکن کچھ اس سے زائد ہے اور جب قومیں تفریح کے حق سے بہت زیادہ وقت خرچ کرنے لگ جاتی ہیں تو وہ اپنی قوتوں کو ضائع کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر بہت سی ایسی زبانیں ہیں جو دین کی خاطر گھر بیٹھے سیکھ سکتے ہیں بہت سا علم ہے دین کا جو آپ بڑھا سکتے ہیں اس کی طرف پوری توجہ نہیں۔ عبادت ہے اس کی طرف پوری توجہ نہیں، جتنا کہ حق ہے ویسی ہونی چاہیئے غرضیکہ

آپ اپنی نظر کو پھیلاتے چلے جائیں

تو ہر انسان کے اندر آپ کو ایسے بے شمار گوشے نظر آئیں گے جہاں اللہ تعالیٰ نے وسعتیں تو عطا فرمائی ہیں لیکن ان وسعتوں سے ہم پورا فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ اس لئے جب جماعت کی ایک اجتماعی شکل بنتی ہے تو ایسے بکثرت احمدی جماعت میں شامل ہیں جن کی وسعتوں میں سے ایک تھوڑا سا حصہ جماعت کو ملا ہوا ہے اور پھر جماعت کی جو اجتماعی شکل بنتی ہے اس میں تمام ذمہ دار کارکنان جو جماعت میں شامل ہیں یا جن پر بوجھ ڈالے جاتے ہیں وہ آگے پھر اپنی ذمہ داریاں پوری طرح ادا نہیں کرتے اور اپنی وسعتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے ایسے مربیان بھی ہیں، بیرونی ممالک کے مبلغین بھی ہیں۔ دفتروں میں کام کرنے والے بھی ہیں اگر وہ اپنے آپ کو ٹٹولنا شروع کریں تو محسوس کریں گے کہ ابھی وہ بہت کچھ اور بھی کر سکتے تھے لیکن نہیں کر سکے یا نہیں کیا۔ تدبر کی باتیں دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو تدبر کا ملکہ عطا فرمایا ہے، فکر کا ملکہ عطا فرمایا ہے اور مسائل کو جانچنا اور ان پر تدبر کرنا اور فکر کے نتیجہ میں نئی نئی راہیں تلاش کرنا یہ انسان کی فطرت میں ودیعت ہے لیکن اس پہلو سے بھی ہر وقت ایک احمدی کا جماعتی مسائل میں منہمک ہونا ہمیں نظر نہیں آتا۔ لہٰذا اوقات اکثر احمدی اپنے دنیاوی اور گھریلو مسائل میں تو الجھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن بہت کم ہیں جو دن رات اس فکر میں غلطاں ہوں کہ دین کا کیا بنے گا ہم اپنی ذمہ داریاں کیسے ادا کریں گے، کاموں کو آسان کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ ہم کس طرح تھوڑی کوشش کے ساتھ زیادہ حاصل کر سکتے ہیں یہ بھی ساری RESOURCES UNTAPPED پڑی ہیں لیکن میں نے یہ سب کچھ سوچا اور اندازہ لگایا اس کے باوجود

میرے دل کا دیانت دارانہ فیصلہ

یہ تھا کہ اگر سارے احمدی اپنی ساری طاقتیں بھی جھونک دیں تب بھی یہ ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکتے۔ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے جہاں ہمارے دائرے پھیل رہے ہیں وہاں اندرونی ذمہ داریاں بھی مزید پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں اگلی نسلوں کے تربیت کے مسائل ہیں، ان میں پیغام کو زندہ رکھنے کا سوال ہے ایک نیکی پر قائم ہو کر پھر اسے چھوڑنے کا جو رجحان قوموں میں ملتا ہے تن آسانی کا رجحان ملتا ہے یہ بھی ایک بڑی خطرناک چیز ہے۔

پس جہاں دائرے پھیلتے جاتے ہیں وہاں اندرونی تربیت کے معاملات بھی زیادہ سنگین نوعیت اختیار کرتے چلے جاتے ہیں پھر تیزی کے ساتھ اگر آپ پھیلنا شروع کریں تو ان کی تربیت کے اتنے خطرناک مسائل سامنے آئیں گے کہ اگر ہمارے اندر ان نئے آنے والوں کی تربیت کی پوری اہلیت نہ ہو تو جس تیزی کے ساتھ وہ آئیں گے اسی تیزی کے ساتھ احمدیت کو بگاڑنے لگ جائیں گے اسی تیزی کے ساتھ دین کو نقصان پہنچانے لگ جائیں گے۔ پس ان پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ قرآن کریم سے انسان ہدایت نہیں پا سکتا جب تک تقویٰ کے ساتھ ہدایت کی تلاش نہ کرے اور تقویٰ یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کی کوئی بات سمجھ آئے یا نہ آئے تم کہہ دو کہ ہاں سمجھ آگئی تقویٰ یہ ہے کہ جس بات کی سمجھ نہ آئی اس حد تک تسلیم کرے کہ ہاں میں سمجھ نہیں آئی پس میرے نفس نے بڑی دیانت داری کے ساتھ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک احمدیت کی وسعت کا تعلق ہے ہر فرد اور جماعت کی اندرونی طاقتوں کے مجموعہ کا نام ہی جماعت کی وسعت ہے۔ اس وسعت پر اگر ہم نظر ڈالیں تو ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں جو ذمہ داریاں تمام دنیا میں اسلام کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے اس کے نفاذ کے لئے اور اسے زندگی کا ایک ناقابل تقسیم جزو بنا دینا یہاں تک کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ فطرت ثانیہ کے طور پر لوگوں کی رگوں میں جاری ہو جائے یہ ہے

اسلام کی تبلیغ کا بنیادی تقاضا

جسے ہم نے پورا کرنا ہے اور ہم اس کے اہل نہیں ہیں۔

پھر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ توجہ مبذول کراتا ہے اور فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ تمہارے اندازوں میں کوئی غلطی ہو گی ہو سکتا ہے بعض وسعتیں تم نے دیکھی نہ ہوں پھر نظر دوڑاؤ، پھر تلاش کرو یعنی ممکن ہے کہ کچھ ایسی وسعتیں ہوں جن پر تم نے نظر نہ ڈالی ہو اس پہلو سے جب میں نے دوبارہ غور کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ انسان کی وسعتیں صرف اس کی ذات تک یا اس کی جماعت تک محدود نہیں ہوا کرتیں بلکہ اس کے تعلقات اور اس کی دوستیاں بھی تو وسعتوں میں شامل ہوا کرتی ہیں۔ ایک چھوٹا سا ملک اگر ایک بڑے ملک کا دوست ہو تو کیسی جرأت سے آنکھ اٹھا کر بڑی بڑی طاقتوں کو چیلنج کرتا ہے۔ کہتا ہے تم مجھے نہیں مٹا سکتے اس لئے کہ فلاں ملک میری پشت پناہی کر رہا ہے غالب نے بھی تو کہا ہے کہ ؎

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

تو انسانوں کی آبروئیں اور طاقتیں ان کی دوستیوں کے ساتھ بدلتی ہیں ان کے تعلقات کے دائرے جتنے وسیع ہوں اتنی ہی ان کی وسعتیں پھیلتی چلی جاتی ہیں تو لازماً اس سمت میں کوئی حل ہے جس کی طرف یہ آیت توجہ کرا رہی ہے تب میں نے دیکھا کہ اگلی آیت یہی مضمون بیان کر رہی ہے اس کے بعد دعا کا مضمون شروع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا

اے خدا ہم تو اکیلے کار اور ناکارہ لوگ ہیں ہماری وسعتوں میں تو نے اپنا تعلق بھی داخل کر دیا ہے تبھی ایسے عظیم الشان کام ہمارے سپرد کر رہا ہے جو ناممکن ہیں۔ انسان کی بساط میں نہیں ہے کہ ان کو پورا کر سکے تو جب تک ہمارا دوست ہے ہماری وسعت ہے جب تو نے تعلق توڑ دیا تو ہماری کوئی بھی وسعت نہیں ہے اور جب خدا خود ذمہ داریاں ڈالتا ہے تو اس وجود، قوم کی ذمہ داریوں میں جس پر ذمہ داریاں ڈالتا ہے اپنے تعلق کو بھی شامل کر لیتا ہے ورنہ تو ناممکن ہے

ارشاد نبوی

مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ (ابوداؤد)

(ترجمہ)
جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

محتاج دعا: ممبران جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

کو وہ مقام کیا تھا جسے اس پہلو سے قبولیت والی دعا نے سکھا دیا کہ در اصل ہماری وسعتیں ہمارے خدا میں ہیں

ہماری تمام طاقتوں کا سرچشمہ

ہمارا خدا ہے اور جتنا زیادہ گہرا تعلق ہم اپنے رب سے کریں گے ہماری وسعتیں پھیلتی چلی جائیں گی اور چونکہ اس کی طاقتیں لا متناہی ہیں اس لئے بلا شبہ ہماری وسعتیں بھی لا متناہی ہیں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اپنے تعلق کو کس حد تک بڑھاتے چلے جاتے ہیں اگر خدا کی ذات میں اپنے وجود کو مدغم کر دیں اگر اپنا کچھ بھی نہ رہنے دیں، نہ اپنی تمنائیں اپنی رہیں نہ اپنی خواہشات نہ اپنی محبت اور نہ نفرتیں کچھ بھی اپنا نہ رہے تو پھر ہماری وسعتیں ہمارے خدا کی وسعتیں بن جائیں گی اور اس کے آگے کوئی بھی چیز انہونی نہیں اور کوئی بھی چیز مشکل نہیں ہے وہ جو کُن فیکون کا مالک خدا ہے اس کے تعلق کے بعد انسان کیسے وہم کر سکتا ہے کہ میری حیثیت چھوٹی ہے اور میری وسعتیں محدود ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے دعا سکھا کر اور پھر دعا میں ان تمام باریک پہلوؤں کو روشن کر دیا جو اس مضمون سے گہرا تعلق رکھتے ہیں) حوصلہ دیا ہمیں سبق بھی دیا وہ رستہ دکھا دیا جس رستے پر چل کر ہماری طاقتیں پھیلتی چلی جائیں گی اور وسیع تر ہوتی چلی جائیں گی چنانچہ فرمایا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا

اے خدا انسان طاقتیں ضائع بھی کر دیتا ہے جو کچھ حاصل ہے اس سے بھی تو پورا استفادہ نہیں کر سکتا اور وسعتوں میں سے وہ حصہ منفی ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ دو طریق پر ہے بعض دفعہ بھول چوک کے ذریعہ بعض دفعہ خطاؤں کے ذریعہ تو

ہماری پہلی درخواست تو یہ ہے

کہ ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ جو ہماری وسعتیں ہیں ہم ان سے تو پورا فائدہ اٹھائیں خطائیں جو کی ہیں تو معاف فرما دے۔ خطاؤں کی جو سزائیں مقرر ہیں یا خطاؤں کے جو طبعی نتائج تو نے مقرر فرما دیے ہیں ان سے ہمیں نجات بخش اور ایسی توفیق عطا فرما کہ آئندہ خطائیں نہ کریں اگر خطائیں ہو بھی جائیں تو کم سے کم ہوں اور اسی طرح ہمارے بھول چوک کے مضمون میں بھی تو داخل ہو جا اور بھولی ہوئی چیزوں کے بدنتائج سے محفوظ فرماتا چلا جا پھر فرمایا:

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا

یہ سکھانے کے بعد ہماری توجہ گزشتہ قوموں کی طرف مبذول کروا دی فرمایا یہ پہلی دفعہ تو واقعہ نہیں ہوا کہ خدا نے کسی قوم کے سپرد ایک ذمہ داری کی ہے اور پہلی دفعہ یہ واقعہ نہیں ہوا کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ تم ان ذمہ داری کو ادا کرو تم سے پہلے ان کی ماضی پر نگاہ پڑتی ہے تو بہت سی قومیں نظر آتی ہیں جنہوں نے ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا نہیں کیا یا ادا کرنے کے بعد بہت بعد بھلا دیا اور خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں دی تھیں ان کو لعنتوں میں تبدیل کر دیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماضی کے انسان سے بھی سیکھو تمہاری کچھ وسعتیں ایسی ہیں جو ماضی میں کبھی پھیلی پڑی ہیں، کچھ کمزوریاں تم نے پرانی قوموں سے ورثہ میں پائی ہیں کچھ بد عادات ایسی ہیں جو پہلے انسان میں پیدا ہوتی رہی ہیں ان کی طرف بھی توجہ کرو صرف اپنی کمزوریوں سے بخشش کی یا نجات کی دعائیں نہ کرو۔ سابقہ قوموں کی غلطیوں سے بھی بخشش اور نجات کی دعائیں کرو یہاں تک مضمون چل رہا ہے فرمایا کہ دیکھو! پہلی ایسی قومیں تھیں جن کے بد اثرات ورثہ میں چلے جاتے ہیں ان بد اثرات سے بچنے کی کوشش کرو ان کی غلطیوں سے بچتے ہوئے کمال کرنے کی کوشش کرو اور یہ کام بھی دعا کے بغیر نہیں ہو سکتا فرمایا دعا کرو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

اب اس مضمون میں داخل ہونے کے بعد بظاہر ایک تضاد نظر آتا ہے ابھی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا کہ کبھی خدا انسان کی وسعت سے زیادہ بوجھ ڈالتا ہی نہیں اور اب کہہ رہا ہے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ یہ دعا کرو کہ اے خدا! ہماری طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالنا ان دو باتوں میں بظاہر تضاد ہے جو خدا ہم سے یہ عہد کر چکا ہو ابھی ایک آیت پیچھے کہ میں ہرگز تم پر تمہاری طاقت سے زائد بوجھ ڈالتا ہی نہیں اس پر اعتماد کیوں نہیں کرتے اس بات پر یقین کیوں نہیں کرتے اور کیوں پھر یہ دعا کرتے ہو کہ اے خدا! ہم پر ہماری طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالنا۔

یہ جو مضمون ہے اس میں

بعض لطیف حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کی طاقتوں اور وسعتوں میں ایک فرق ہے اور جب آپ وسعت اور طاقت کو ہم معنی بنائیں تو وہاں یہ اعتراض اٹھتا ہے جہاں اس فرق کو ملحوظ رکھ لیں وہاں یہ اعتراض نہیں اٹھتا مثلاً ایک بچہ ہے اس کی وسعت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ اپنی PEAK (یعنی اپنے عروج) کو پہنچے گا تو ایک عظیم الشان پہلوان بنے گا۔ اگر اس نے پہلوان بننا ہو اگر مثلاً اس نے دنیا کا سب سے بڑا ویٹ لفٹر یعنی بوجھ اٹھانے والا بننا ہو تو اس کی وسعت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ایک زمانہ میں جا کر بوجھ اٹھانے کے میدان میں بہت ہی عظیم الشان پہلوان ثابت ہوگا اور ایسا ریکارڈ قائم کرے گا کہ دنیا میں کبھی اسے کوئی توڑ نہیں سکتا لیکن اس کی طاقت میں یہ بات داخل نہیں کیونکہ بچہ ابھی اس وسعت تک پہنچا نہیں ہے ابھی اس مقام سے پیچھے ہے اس کی طاقت میں تو ابھی یہ بات داخل ہے کہ آپ ہاتھ بچہ کر بیٹھا ہیں ورنہ گر پڑے گا اپنا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔

پس خدا تعالیٰ نے انسان کے ذہن کو ایک عظیم الشان مضمون میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ دیکھو! وسعتیں تو تمہاری بہت ہیں لیکن تمہیں ان وسعتوں کا تصور بھی تو ہم ہی سکھائیں گے تمہاری طاقتوں کو رفتہ رفتہ ہم ہی بڑھائیں گے تم یہ دعائیں کرو کہ اے خدا! تیری تقدیر ہم سے اچانک مشکل کاموں کا سامنا نہ کرا دے جو ہماری وسعت میں تو ہیں لیکن ہم نے اپنی غفلتوں کے نتیجہ میں ابھی تک حاصل نہیں کئے۔

یہاں یہ مضمون پھر دو شاخ مضمون بن جاتا ہے اس لئے تحمل اور غور سے ہمیں آگے بڑھنا پڑے گا خدا تعالیٰ

وسعت اور طاقت کے مطابق بوجھ

ڈالتا ہے یہ درست ہے اور خدا تعالیٰ سے ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہماری طاقتوں سے بڑھ کر ہم پر بوجھ نہ ڈال لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ ہماری طاقتیں اور ہماری وسعتیں ایک منزل پر اکٹھی ہو جائیں اگر ہم نے ذمہ داری ادا کی ہوتی ہیں اس وقت اپنی وسعتوں کے اندر رہتے ہوئے ایک خاص طاقت لینی چاہیئے یہ بھی تو

هُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
کراچی میں اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ / خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۹۰۷۱۴

ایک واقعہ ہے جو انسانی زندگی میں گزرتا ہے۔ اس کو مزید سمجھانے کی خاطر میں مثال دیتا ہوں کہ ایک انسان اگر دوڑنا شروع کرے اور اپنی طاقتوں سے فائدہ اٹھانا شروع کرے تو اُس کے جسم میں نشوونما پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایک انسان اگر لیٹا رہے اور آرام طلب بن جائے تو بعض دفعہ وہ دو قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اگر ان دونوں کو سمجھا دیا گیا ہو کہ تمہاری یہ ذمہ داریاں ہیں اور فلاں وقت ہم نے تمہیں فلاں سفر پر روانہ کرنا ہے تو وہ شخص جو لیٹا رہا اور اُس نے اپنی طاقتوں کو ضائع کر دیا اُس وقت وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے طاقت نہیں ہے اُس پہ بات خوب کھول دی گئی تھی ذمہ داریاں بیان کر دی گئی تھیں اس لئے اس کی وہ طاقت ہونی چاہیئے تھی۔ اور اگر اُس پر کوئی اُس وقت ذمہ داری ڈالے تو ناانصافی نہیں ہوگی۔

پس بسا اوقات یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری وسعتوں کے اندر ایک چیز ہو اور ایک خاص وقت کی منزل پر جا کر ہیں جو خدا تعالیٰ نے خوب کھول کر ہماری ذمہ داریوں کو بیان فرما دیا ہے اس وقت پہ جا کر ہم پر وہ بوجھ پڑنا ہو لیکن اپنی غفلت اور اپنی نالائقی کے نتیجہ میں ہم نے اپنی وہ طاقت DEVELOP ڈیولپ نہ کی ہو۔ ایسے موقع پر اگر خدا وہ بوجھ ڈالے تو یہ ناانصافی نہیں ہوگی۔ وسعت کے مطابق بھی ہوگا اور اُس طاقت کے مطابق بھی ہوگا۔ جو ہونی چاہیئے تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے اس مضمون کو ہمارے ذہنوں میں داخل فرمایا اور

ہماری توجہ اس طرف مبذول فرمائی

کہ تم ہر قدم پر ایک کمزور چیز ہو۔ نہ اپنی وسعتوں سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہو نہ اپنی طاقتوں سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہو اس لئے پھر تمہاری وسعتوں میں دعا داخل نہیں ہوگی تو تم کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔ عجز داخل نہیں ہوگا۔ تو تم کچھ بھی نہیں کر سکو گے اس لئے یہ بھی ہم سے مانگنا اور یہ عرض کیا کرنا کہ اے خدا ہماری طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈال یعنی جس منزل پر جا ہے ہماری غفلتیں بھی حائل ہو گئی ہوں جس منزل پر جو طاقت ہے تو اتنا رحم فرمانا کہ اُس سے زیادہ بوجھ نہ ڈال دینا ورنہ ہم مارے جائیں گے، ہو سکتا ہے اس سے زیادہ طاقت ہمیں حاصل کرنی چاہیئے تھی لیکن ہم نہیں کر سکے۔

یہ اقرار کرنے کے بعد اور یہ منت کرنے کے بعد کہ اے خدا! تُو عالم الغیب ہے تُو جانتا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیئے تھا۔ تمام تفاصیل پر تیری نظر ہے۔ لیکن ساتھ ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ ہم خطا کار ہیں ہم نسیان کے بھی شکار ہیں۔ بار بار ہمیں نصیحت کی جاتی ہے، پھر باتیں بھول جاتے ہیں، بار بار یاد کرائی جاتی ہیں، پھر ذہن سے اُتر جاتی ہیں۔ ہم اتنے کمزور لوگ ہیں اس لئے ہم سے رحم کا سلوک فرما۔ اور ہماری جو طاقت ہونی چاہیئے اس پر فیصلہ نہ کرنا۔ جو طاقت ہمیں کسی منزل پر میسر ہو اس کے مطابق ہم سلوک کرنا لیکن پھر ان طاقتوں کو بڑھاتے چلے جانا آگے ایک مضمون آئے گا جو بالآخر بات کھول دے گا کہ ہم نے کہاں تک پہنچنا ہے اور کیا مانگنا ہے۔ واعف عنا واغفرلنا۔ اے خدا! دو قسم کے معاملات ہم سے فرما۔ پہلا یہ کہ درگزر فرما۔ درگزر فرمانا اور مغفرت فرمانا ان دونوں چیزوں میں ایک نسبت ہے اور ایک کے بعد دوسرے کو رکھا گیا ہے واعف عنا اس چیز کو کہتے ہیں کہ ایک غفلت ہو رہی ہے اس سے روکا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن انسان اس کو لاکسنس دے دیتا ہے، چھٹی دے دیتا ہے، کہتا ہے کہ کوئی بات نہیں کہ لو بے شک، کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ماں باپ بعض دفعہ بچوں کو بعض کھیلیں کھیلنے دیتے ہیں۔ جن سے ویسے وہ منع کرتے رہتے ہیں، لیکن اگر تھوڑی سی کھیل وہ کھیل لیں ذرا سا مشغلہ کر لیں تو وہ اعراض کر لیتے ہیں، آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ جب بچے بیہودہ حرکتیں کر رہے ہوں تو ماں باپ ان کی طرف دیکھتے نہیں عمداً ان کی آنکھوں میں ایک غفلت سی آجاتی ہے کہ گویا ہم نے دیکھا ہی کچھ نہیں۔ اس کو کہتے ہیں واعف عنا کہ

اے خدا ہم سے عفو کا سلوک فرما

چنانچہ میں نے دیکھا ہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا کیونکہ انہوں نے اپنی عادتیں قرآن سے سیکھی تھیں۔ بچے کبھی بعض دفعہ لڈو کھیلتے ہیں اور حضرت صاحب پسند نہیں کیا کرتے تھے کہ وقت ضائع کریں۔ لیکن کہتے تھے کہ آخر بچے ہیں کبھی کبھی لڈو کھیلنے بھی دیتے تھے اور اس طرح کہ آتے ہیں اور اس طرف نظر ہی نہیں ڈالی اوپر نظر سے باتیں کر کے واپس چلے گئے گویا دیکھا ہی نہیں اور جب دیکھتے تھے کہ زیادتی کرنے لگ گئے ہیں تو پھر وہ نظر نیچے ڈالتے تھے اور ہمیں بتا دیتے تھے کہ اب میں پکڑنے پہ آیا ہوں۔ پس انسان سے اگر کوئی عفو کرنے والا سلوک کر رہا ہو تو پھر غلطیوں کا امکان اُس وجہ سے بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ بہت ہی پیار اور عفو کرنے والا وجود ہو اس کے نتیجہ میں بھی بعض دفعہ گناہوں کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بھی تو بعض دفعہ انسان جان بوجھ کر غلطیاں کرنے لگ جاتا ہے کہ بہت ہی مہربان ہے ہمارا آقا۔ اس لئے اے خدا جب تو عفو کا سلوک فرمائے گا تو پھر بخشش کی تیاری بھی کر لینا ہم سے لازماً پھر کچھ اور غلطیاں بھی ہوں گی اور وارحمنا نے بات کھول دی کہ اے خدا! دراصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے طور پر اپنی طاقتوں پہ اپنے ذرائع سے کچھ نہیں کر سکتے ہم پہ رحم فرما ہم بے کار لوگ ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ ہم بے کار لوگ ہیں۔ رحم فرما اور جو تو نے ذمہ داریاں ڈالی ہیں ان میں ہماری وسعتوں پر نگاہ نہ کر اپنی وسعت پہ نگاہ فرما۔ انت مولٰنا نے یہ بات کھول دی۔ آخری تان اس بات پر ٹوٹی کہ ہم نے مضمون اس طرح شروع کیا کہ خدا نے ہمیں سب کچھ عطا فرمایا ہے وسعتیں عطا کی ہیں ہم اپنے آپ کو ٹٹولیں اور دیکھیں اور اس کام میں آگے بڑھیں۔ چنانچہ پوری ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ پھر محسوس ہو کہ سب ذمہ داریاں ادا کرنے کے باوجود بھی ہم میں طاقت نہیں کام بہت زیادہ ہے۔ پھر نظر نے ڈھونڈا تو پتہ چلا کہ ہماری وسعتیں تو دراصل خدا کی طرف ہیں اس سمت میں کھلے ہوئے ہیں رستے وسعتوں کے۔ اُس سمت میں آگے بڑھے تو

ایک بہت ہی پیارا مضمون

نظر آیا۔ ہر قدم پہ مغفرت ہے، بخشش ہے، خطاؤں کی معافی ہے اور محبت اور پیار کا سلوک ہے۔ اور بالآخر خدا کہتا ہے کہ تم تعلق مجھ سے رکھ لو، میری طرف جھکنا سیکھ لو۔ پس یہ میں تمہیں کہتا ہوں پھر میری وسعتیں تمہاری وسعتیں ہو جائیں گی۔ پھر تم اس مقام پر کھڑے ہو گے کہ کہو کہ ربنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین کہ اے خدا اب بات تو یہیں ختم ہوتی ہے کہ ہمارا دوست تُو ہے اور جس کا تو دوست ہو اس کے مقدر میں شکست کیسی۔ جس کو تیری طاقتیں نصیب ہو جائیں وہ کسی اور کے در سے کیوں مدد مانگے کیوں کسی اور طرف جھکے اور کہے کہ ہمارے فلاں معاملہ میں ہماری مدد کرو۔ وہ تو صرف تجھ سے مانگے گا اور اس بات پر ناز کرے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مولا ہے۔ لیکن اس مقام پہ پہنچنے کے لئے انسان کو اپنے رب سے ایک گہری سچی محبت کا تعلق رکھنا پڑتا ہے ایک گہری محبت اور عشق کا تعلق اپنے رب سے رکھنا پڑتا ہے ورنہ خالی منہ سے مولٰنا کہہ دینا سے بات بنتی نہیں کیونکہ ولایت کا مضمون دو طرفہ ہے آپ جب تک خدا کا دوست نہ بننا چاہیں یا خدا کی طرف دوستی کا ہاتھ نہ بڑھائیں۔ خدا آپ کا مولا نہیں بن سکے گا نہ بنے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مضمون کا شاہکار ہیں۔ سب سے زیادہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے دوستی کا حق ادا کیا اور سب سے زیادہ اللہ آپ کا دوست بنا۔ اسی لئے سورۂ محمدؐ میں جو آنحضرتؐ کے نام پر ہے خدا تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ

کہ محمد مصطفےٰ نے تمہیں یہ مضمون سکھا دیا ہے اَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اللہ ایمان لانے والوں کا مولا بن جاتا ہے۔ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ اور جو انکار کرنے والے ہیں اُن کا کوئی مولا ہی نہیں تو

مولا والے ہی فتح پائیں گے

ان لوگوں پر جن کا مولیٰ کوئی نہیں ہے اسی لئے فرمایا یہ دعا کرو کہ

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

کہ تو ہمارا مولا بن چکا ہے اور کفار کا مولیٰ کوئی نہیں اس لئے لازمی نتیجہ

لڑنا چاہیئے کہ ہمیں فتح نصیب ہو۔ مثلاً جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کی بڑی شدید ضرورت تھی۔ ۳۱۳ کمزور صحابہؓ جن کے پاس ہتھیار بھی پورے نہیں۔ ان میں بیمار اور بوڑھے بھی تھے اور بچے بھی شامل تھے جو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر جوان بن کر بیچ میں داخل ہوئے تھے لیکن ایڑیاں اٹھانے سے تو قد اونچے نہیں ہو جایا کرتے اور نہ انسان جوان ہو جاتا ہے۔ اس کمزوری کی حالت میں عرب کا ایک مشہور پہلوان جو فنون حرب کا چوٹی کا ماہر سمجھا جاتا تھا وہ آیا اور اس نے کہا کہ میں بھی مسلمانوں کی طرف سے شامل ہو کر اہل مکہ کے خلاف لڑنا چاہتا ہوں۔ اس کی کچھ دشمنیاں تھیں جو اتارنا چاہتا تھا۔ اب وہ شخص جس نے خدا کو مولا نہ بنایا ہو وہ شخص جس کا کامل توکل اپنے رب پر نہ ہو وہ یہ جواب دے ہی نہیں سکتا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس کر دو۔ مجھے خدا کے معاملہ میں کسی مشرک کی ضرورت نہیں ہے۔ کتنی شدید ضرورت تھی۔ عام حالات میں انسان خوش ہو جاتا ہے کہ الحمد للہ ایک مددگار مل گیا ہے اور نفس یہ بھی بہانہ بنا لیتا ہے کہ خدا نے بھیجا ہے عین ضرورت کے وقت چیز آئی ہے خدا نے بھیجی ہو گی لیکن وہ کامل موحد جو توکل کے مضمون کو جانتا تھا۔ جو جانتا تھا کہ خدا کے سوا میرا کوئی مولیٰ نہیں ہے، اس نے یہ جواب دیا کہ نہیں مجھے کسی مشرک کی ضرورت نہیں

یہ وہ مضمون ہے جس تک پہنچنے کے لئے سچائی کی ضرورت ہے۔

تقوےٰ کی ضرورت ہے

سچے دل سے آپ اپنے رب کے بنیں گے تو وہ مولیٰ بنے گا۔ اگر منہ کی باتیں ہونگی تو نہیں بنے گا۔ دوستی کے حق ادا کرنے کی کوئی مشکل نہیں ہیں۔ خدا سے پیار کا تعلق بڑھانا پڑے گا اور یہ آسان منزلیں ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ ساری دعائیں ہمیں بتا رہی ہیں کہ یہ نہایت ہی آرام دہ سفر ہے۔ عفو سے مغفرت میں آپ داخل ہوئے پھر رحم میں داخل ہو گئے اور آخر پر مولیٰ نے کر سارا بوجھ ہی خدا پر ڈال دیا۔ اس سے زیادہ بھی کوئی آسان سفر ہو سکتا ہے لیکن بدقسمت ہے انسان جو یہ سفر بھی اختیار نہیں کرتا اس میں جذبات کا رخ خدا کی طرف موڑنا پڑتا ہے، سچے پیار کا تعلق اپنے رب سے پیدا کرنا پڑتا ہے اس سے سچی محبت کرنی پڑتی ہے، اس کو اپنے وجود پر غالب کرنا پڑتا ہے جب تک یہ باتیں نصیب نہ ہوں اُس وقت تک یہ سفر بظاہر آسان ہونے کے باوجود بھی انسان اختیار نہیں کر سکتا۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو ملحوظ رکھیں بے انتہا کام ہیں ناممکن ہے کہ جماعت اپنی ان طاقتوں سے جو بظاہر اس کی سرشت میں خدا کے علاوہ ہیں ان طاقتوں کے ذریعہ وہ دنیا میں ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ نوے سال ہو گئے اس ملک میں یا اس برصغیر میں جماعت کو قائم ہوئے اور اپنی طاقتیں جن میں خدا کے بہت سے فضل شامل ہیں وہ ملا کر بھی آج ہماری یہ کیفیت ہے کہ اس ملک میں ہمیں اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق نہیں دیا جا رہا۔ تو اگر بنا رکھیں گے اپنی طاقتوں پر تو کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے ہمیں اپنے رب کی طرف زیادہ متوجہ ہونا پڑے گا۔

زیادہ پیار اور محبت کا تعلق

پیدا کرنا پڑے گا۔ جتنی کثرت کے ساتھ اہل اللہ پیدا ہوں گے ہم ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل ہوتے چلے جائیں گے۔ مولا کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے ولی کا لفظ رکھا ہے بندوں کے لئے اس کے مقابل پر ولی کا لفظ آتا ہے خدا ان کا مولا ہوتا ہے جو اپنے رب کے ولی ہوتے ہیں اس لئے آپ کو ولی ہونا پڑے گا۔ آپ میں سے ہر ایک ایسا ہو کہ اسے یقین ہو کہ خدا میرا دوست ہے اور وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ اگر یہ ہو جائے تو پھر آپ دیکھیں کہ سارے کام خود بخود کس تیزی سے ہونے لگیں گے۔ ہماری الٹی بھی سیدھی ہو جائیں گی۔ ہماری خطائیں بھی نیک نتائج پیدا کریں گی ہمارے نسیان بھی ان لوگوں سے زیادہ عظیم الشان کام دکھائیں گے جو اپنے فرائض کو بھولتے نہیں ہیں۔ ہماری ہر بات سیدھی ہوتی چلی جائے گی کیونکہ ہمارا مولا اللہ ہو گا اور جن کا مولا اللہ ہو جائے ان کو ناز گا کافروں پر فتح عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

دار التبلیغ حیدر آباد کی تبلیغی سرگرمیاں

• جلسہ عام کا انعقاد • مضافات کا تبلیغی و تربیتی دورہ • شدید مخالفت • ایک مسجد کا سنگ بنیاد • مزید ۵۰۰ افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد (آندھرا)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کا دورہ آندھرا پردیش جاری تھا کہ علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جلسے منعقد ہونے لگے اور مختلف روزناموں میں مضامین آنے لگے۔ ایک عالم نے یہاں تک کہا کہ ہندوستان میں احمدیوں کی مخالفت کا آغاز حیدر آباد سے کر دینا چاہیئے مگر تصرف الٰہی دیکھیئے کہ معاً علماء کا رخ بجائے جماعت احمدیہ کے آپس میں ایک دوسرے پر گند اچھالنے کی طرف منتقل ہو گیا اس معرکہ آرائی میں ایک عالم نے جامعہ نظامیہ کے تعلق سے کہا کہ اس ادارہ کے متعدد علماء جو اس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے حیدر آباد آئے تھے وہ احمدی ہو گئے ثبوت کے طور پر انہوں نے حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر جو قبول احمدیت سے پہلے صدر نظامیہ تھے کا نام لیا اس پر جامعہ نظامیہ کے علماء نے اخبار سیاست میں یہ جواب دیا کہ جامعہ نظامیہ کے نہیں بلکہ دیوبند کے بڑے بڑے علماء نے قادیانیت قبول کی تھی وغیرہ

اِن حالات میں فیصلہ کیا گیا کہ مورخہ ۵ر نومبر کو احمدیہ جوبلی ہال میں ایک جلسہ عام رکھا جائے۔ اس جلسے کے تعلق سے حیدر آباد کے کثیر الاشاعت روزنامہ سیاست نے بھی خبر شائع کی۔ یہ جلسہ شام ساڑھے پانچ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم واصف احمد صاحب انصاری کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کو بیان کیا بعدہ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا ازاں بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ آج تک کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جس کی وقت کے علماء نے مخالفت نہ کی ہو۔ آج ویسی ہی مخالفت حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی ہو رہی ہے۔ مگر جماعت احمدیہ ان تمام مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ساحل مراد کے قریب پہنچ چکی ہے اور یہ امر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مختلف اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔ اس اجلاس کا آخری خطاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا آپ نے موقع کی مناسبت سے آنحضرت صلعم کے مقام خاتمیت پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مقام حاصل کیا وہ آنحضرت صلعم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ہی تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ عالمی سطح پر حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے پرچم کو سربلند کئے ہوئے ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے غلاموں کے ذریعہ ساری دنیا اسلامی تعلیمات سے منور ہو گی۔ آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے مخالفین کو توجہ دلائی کہ وہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھیں اور قریب آ کر جماعت کے بارہ میں تحقیق کریں صرف مخالفین کی باتوں پر ہی یکطرفہ تجزیہ نہ کریں آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

مورخہ ۶ر نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور افراد خاندان کو الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں افراد جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد ریلوے سٹیشن پر پہنچے محترم صاحبزادہ صاحب نے بعد ملاقات اجتماعی دعا کروائی اور خدام نے فلک شگاف نعروں کی گونج میں افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کو پرنم آنکھوں سے الوداع کہی۔ اسی روز محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر قیادت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے مختلف تالوقوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دورہ میں ایک مقام پر نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مقامات پر نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا اور پانچ صد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ واضح رہے کہ امسال تقریباً پانچ صد افراد نے پہلے ہی بیعت کی ہے اس طرح ایک ہزار افراد اس سال آندھرا پردیش میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا کرے آمین۔

مرکز احمدیت قادیان میں

جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب انعقاد

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف حسین گوشوں کا ایمان افروز تذکرہ

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۶ ؍نبوت (نومبر) آج صبح ساڑھے نو بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام پوری عقیدت اور احترام کے ساتھ سرورِ کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت با سعادت کے سلسلہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ اس جلسہ میں تمام افراد جماعت نے دلی ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم سید کلیم الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعدہ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ ہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت کریمہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسوہ حسنہ اسی وجود کو قرار دیا جا سکتا ہے جسے انسان پر وارد ہونے والے تمام حالات سے پیدائش سے وفات تک گذرنا پڑا ہو۔ اس جہت سے دنیا میں صرف ایک ہی انسان گذرا ہے جس پر یہ تعریف ہر پہلو سے صادق آتی ہے جسے خدا ئے ذو العرش نے قرآن مجید میں نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ڈائریکٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت الٰہی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے" کے موضوع پر فرمائی اور آیت کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو تمہاری یہ بھی خواہش ہوتی ہوگی کہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔ میں تمہیں وہ راہ بتاتا ہوں۔ اگر اس راستے پر تم چلتے رہے۔ تو یقیناً تم اپنے مقصد کو پا لوگے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے اس بتائے ہوئے طریق پر کاربند ہوا۔ وہ فائز المرام ہوا۔ کس قدر حتمی ضمانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی زبان مبارک سے آپ کے متبعین کو دی ہے آپ نے مختلف پہلوؤں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مناقب جلیلہ بیان فرمائے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جمالی و جلالی کا ظہور" آپ نے فرمایا کہ آنحضرت میں یہ دونوں صفات منتہائے عروج کو پہنچ گئی تھیں۔ اور حضور اکرم صلعم کے دو اسماء مبارک احمد۔ محمد ان صفات کے حامل ہیں۔ احمد کے معنی ہیں بہت تعریف کرنے والا۔ اور حضور اکرم صلعم نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت، اور تعریف و توصیف کی کہ [illegible] بھی بول اٹھے عشق محمد بربہ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو وہ بلند بالا مرتبہ عطا فرمایا۔ اور آپ کی اس قدر توصیف کی کہ آپ کو محمد کے نام سے پکارا جانے لگا حضور اکرم نے اپنے اشاعت و تبلیغ واشاعت کے لئے تلوار نہیں چلائی۔ بلکہ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں انتہائی مظلومیت میں وقت گذارا کہ جب کفار مکہ نے آپ کو مدینہ میں بھی امن سے نہ رہنے دیا اور اسلام کو مٹانے پر تل گئے تب حضور اکرم نے دشمنوں سے مدافعانہ لڑائی لڑ کر ان کو یہ سمجھایا کہ اگر تلوار سے اسلام کو مٹا سکتے ہو تو یہ حربہ بھی آزما کر دیکھ لو۔ کفار آپ کو مذمم کہتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ جب خدا میرا نام محمد رکھتا ہے تو مجھے کفار کے مذمم کہنے سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہوا۔ موصوف نے آیت کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں سچائی کو اختیار فرمایا اور پھر ہر وقت اپنے ماحول میں سچائی کو قائم کیا حتی کہ اہل مکہ بھی آپ کو صادق اور امین پکارنے لگے۔ آپ نے مظلوموں کو ان کے حق دلائے۔ اور ابو جہل سے بھی کبھی خائف نہیں ہوئے یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ عرش سے آنحضرت پر درود بھیجتے ہیں۔ اور مومنوں کو بھی تاکید فرمائی گئی ہے کہ وہ بھی آنحضرت پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں۔

آخر میں صدر اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کو اس قدر تکرار سے دنیا کے سامنے پیش کیا کہ دنیا میں اور کہیں ایسی مثال نہیں ملتی حضور نے تحریر و تقریر کے ذریعہ اپنی کتب میں اپنے منظوم کلام میں آنحضرت صلعم کا وہ حسین و جمیل چہرہ اور وہ روح پرور منبع فیض رسالت و جود پیش کیا ہے کہ دوسرا بیان نہیں کر سکتا نبی کریم اللہ تعالیٰ کی [illegible] صفات حمیدہ بیان کرنے کی وجہ سے احمد ہیں اور چونکہ احمد ہیں اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کا نچوڑ ہے کہ وہ ضرور محمد بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان میں بسنے والی اکثریتی قوم کے لوگوں کو دعوت دی کہ ہم اپنی جائز چیزوں کو چھوڑتے ہوئے صرف اس بنیاد پر ان سے مصالحت کے لئے تیار ہیں کہ وہ ہمارے مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں برا نہ کہیں گے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کامل طور پر اطاعت رسول ہی محبت الٰہی کے حصول کا کامل ذریعہ ہے آپ نے احباب جماعت کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ پورے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سکے۔

اس بصیرت افروز اختتامی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ کے جملہ اداروں میں تعطیل کی گئی۔

احمدی نوجوان جلد فائدہ اٹھائیں

U.N.O (یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن) کی طرف سے یہ سال ۱۹۸۵ء یوتھ ایئر YOUTH YEAR کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ ہمارا بھارت دیش بھی چونکہ U.N.O کا ممبر ہے لہٰذا بھارت سرکار نے نوجوانوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے [illegible] دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ان سہولتوں میں ایک سہولت نوجوانوں کے لئے [illegible] دوسرے پردیش میں سفر کی صورت میں ریلوے ٹکٹ کا نصف خرچ [illegible] کرنے کی ہے یہ ۱۲ سال سے ۲۴ سال کی عمر تک کے نوجوان خاص طور پر [illegible] قادیان میں تشریف [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] فائدہ اٹھا سکتے [illegible] وقت اپنا [illegible] سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔ ماہ اکتوبر میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے بعض احمدی نوجوانوں نے اس سہولت سے فائدہ [illegible] میں شامل ہونے والے احمدی نوجوانوں کی سہولت کے لئے یہ اطلاع [illegible] جن نوجوانوں کا گروپ ہونا چاہیے جن کو [illegible] کہ خود یہ سہولت ملیگی [illegible] قادیان

روٹری کلب بٹالہ کے خصوصی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۸۵ء کو D.A.V. کالج بٹالہ میں روٹری کلب کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں امرتسر، پٹھانکوٹ، جالندھر، گورداسپور اور پنجاب کے متعدد مضافات سے ۱۸ روٹری کلب کے تقریباً ۲۰۰ نمائندے شریک ہوئے۔ اس خصوصی اجلاس میں جملہ تقاریر کا عنوان "امن اور خوشی" (Peace and Happiness) تھا روٹری کلب کے ڈسٹرکٹ گورنر شری پریم پرکاش نندہ کی صدارت میں کاروائی شروع ہوئی اس اجلاس میں پروگرام کے مطابق تین خصوصی مہمانوں کی تقاریر تھیں۔

(۱) ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

(۲) جناب مہاشہ گوکل چند صاحب

(۳) مسز کانتہ سرین پرنسپل ڈی اے وی کالج فار گرلز بٹالہ۔

پہلی تقریر محترم صاحبزادہ صاحب کی تھی جس سے قبل شری وزیر چند صاحب کواترا سابق ڈسٹرکٹ گورنر روٹری کلب نے حضرت میاں صاحب کا پرخلوص رنگ میں تعارف کرایا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ میں بڑی بڑی نامور اور مایۂ ناز شخصیتیں ہیں۔ بالخصوص انہوں نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس صدی میں شاید ہی کوئی اُس پایہ کا سیاست دان اور مفکر گزرا ہو نیز محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب فاتح نوبل پرائز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں اور جب نوبل پرائز ملنے کے بعد وہ قادیان شکرانہ کی دعا کرنے آئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعوت پر ان کو بھی قادیان جاکر ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ذکر میں آپ نے مزید فرمایا کہ وہ نہایت درجہ عجز و انکسار اور سادگی پسند طبیعت کے مالک تھے محترم صاحبزادہ صاحب کے متعلق آپ نے بیان کیا کہ ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی نگرانی کا کام مرزا صاحب کے سپرد ہے اور وہ سال میں کئی ماہ قادیان سے باہر ... رہتے ہیں ہم اُن کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے اپنے مصروف اوقات میں وقت نکال کر یہاں تشریف لاکر اپنے خیالات پیش کرنے کی تکلیف فرمائی۔

اس تعارف کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کم و بیش ۲۵ منٹ تک ہوئی جس کی ابتداء میں آپ نے فرمایا کہ شری کواترا صاحب نے میرے تعارف میں بہت کچھ کہا ہے مگر میرے لئے سب سے فخر کی بات یہ ہے کہ میں خادم کہلاؤں اور مجھے خدمت خلق کی عملی توفیق میسر ہو۔ اور خدا کی مخلوق کی دعائیں میرے شامل حال ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان رشیوں اوتاروں گروؤں اور پیغمبروں کا ملک ہے جب بھی ان کی تعلیمات پر عمل ہوتا رہا ہے تو امن کے خوشگوار ماحول میں خلق خدا کو حقیقی خوشی میسر آتی رہی آپ نے فرمایا کہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا تعلق خدا سے مضبوط کرے اور اس کی مخلوق سے محبت رکھتے ہوئے اس کی خدمت کرے اگر ہم اس اصول کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنا لیں تو امن اور خوشی کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں دراصل دنیا میں بدامنی اور فساد کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا میں خدا کا وجود محض رسمی رہ گیا ہے اور زبان سے تو ہم اُس کا نام جپتے ہیں مگر ہمارے دل میں اُس کی محبت اور اُس کے خوف کی کمی ہے جس کی وجہ سے موجودہ انتشار کی صورت ہر جگہ نظر آرہی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا پیش کردہ نعرہ LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا بھی ذکر کیا۔

حضرت میاں صاحب کی تقریر بفضلہ تعالیٰ کافی مقبول ہوئی۔ اور بعد کے مقررین نے بھی اس کا ذکر اپنی تقاریر میں کیا اجلاس ختم ہونے کے بعد امرتسر روٹری کلب کے صدر اور پرنسپل گرنہ کالج بٹالہ نے حضرت میاں صاحب سے درخواست کی کہ وہ اُن کو اپنے اداروں میں تقریریں بلانے کی خواہش مند ہیں یہ تقریب قریباً دو بجے اختتام کو پہنچی اور اس کے بعد روٹری کلب کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعمیرات و ناظر تعلیم، مکرم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ، مکرم سید تنویر احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ☆

ھالینڈ میں تحریک وقف عارضی کے تحت جانیوالے احباب کیلئے

ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہالینڈ میں نئے مشن بمقام NUNSPEET کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ وقف عارضی کی غرض سے ہالینڈ تشریف لاویں اور (NUNSPEET) میں مرکز بناکر وقف عارضی کا کام کریں۔ جو احباب جماعت حضور انور کی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کاروائی فرمادیں

(۱) ۔ وقف عارضی کا فیصلہ کرکے ازخود واقفین ہالینڈ کے لئے روانہ نہیں ہوں گے بلکہ پہلے سے وقف عارضی کی درخواست بوساطت امیر جماعت مرکز کو دیں گے اور بعد از منظوری وقف عارضی کے لئے جائیں گے۔

(۲) ۔ مقامی طور پر واقفین عارضی برائے ہالینڈ ڈچ زبان سے تعارف حاصل کریں اور زبان سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔

(۳) ۔ واقفین عارضی امیر جماعت ہالینڈ کو رپورٹ کریں گے اور اپنی صوابدید پر نہیں بلکہ امیر جماعت کی ہدایت پر کام کریں گے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) ۔ مورخہ ۲۲؍۱۰؍۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر جائیداد ابن مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی شادی کے سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں دولہا کی گھیوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ واضح رہے کہ موصوف کا نکاح قبل ازیں مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم انوار محمد صاحب آف راٹھ (یوپی) کے ساتھ ہو چکا تھا دوسرے روز بارات قادیان سے راٹھ (یوپی) گئی اور مورخہ ۲۷؍۱۰؍۸۵ کو دلہن کو لیکر واپس قادیان آئی مورخہ ۲۹؍۱۰؍۸۵ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً ڈیڑھ صد احباب اور مستورات مدعو تھے۔

(۲) ۔ مورخہ ۱۶؍۱۱؍۸۵ کو عزیز رشید الدین پاشا سلمہ ابن مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیز کا نکاح عزیزہ بشریٰ صادقہ سلمہا بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش کے ساتھ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گھیوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ بارات مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی کے مکان سے ہوتی محترم ملک صلاح الدین صاحب کے مکان پر پہنچی یہاں بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد نماز مغرب دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۸؍۱۱؍۸۵ کو مکرم مستری محمد دین صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں قریباً پانچ صد مرد و زن شریک ہوئے۔

(۳) ۔ مورخہ ۱۸؍۱۱؍۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم ادریس احمد صاحب اسلم نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ابن مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم درویش کی شادی کے سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں دولہا کی گھیوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اگلے روز بارات قادیان سے شاہجہانپور (یوپی) گئی۔ واضح رہے کہ ان کا نکاح قبل ازیں مکرمہ عابدہ انجم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کے ساتھ قادیان میں ہی پڑھا جا چکا تھا۔ مورخہ ۲۲ نومبر کو بارات دلہن کو لے کر واپس قادیان پہنچی اور مورخہ ۲۳ نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً ساڑھے تین صد مرد و زن نے شرکت کی۔ قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

سیرالیون میں ایک پورا گاؤں احمدی ہو گیا

سیرالیون سے مکرم مولوی محمد طفیل گھمن صاحب مبلغ رد کو پور اطلاع دیتے ہیں کہ وہ مورخہ ۱۹ اپریل ۸۵ء ایک دوست فوڈے کے ساتھ اُن کے گاؤں Kamtike گئے جہاں پیغام حق پہنچانے کے نتیجہ میں گاؤں کے چیف سمیت تمام افراد جن کی تعداد یکصد ہے نے مسیح وقت کو قبول کر لیا اور اسی روز بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ الحمد للہ۔

فجی میں اٹھارہ (۱۸) افراد کا قبولِ احمدیت

فجی سے مکرم مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ انچارج تحریر فرماتے ہیں کہ مارچ ۸۵ء کے آخری ہفتہ میں فجی کے اخبار SUN آف FIJI میں دو صفحات کا اشتہار دیا گیا جس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کی تصاویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک انٹرویو بھی شائع ہوا اور اس طرح ملک کے طول و عرض میں احمدیت کا وسیع پیمانہ پر چرچا ہوا۔ چنانچہ اسی ہفتہ اور ماہِ اپریل میں خدا کے فضل سے ۱۸ افراد داخلِ سلسلہ ہوئے۔

مغربی افریقہ میں قبولیت احمدیت کے واقعات

☆ گیمبیا میں ماہِ جون میں مختلف علاقوں سے دس افراد نے بیعت کی۔ مقامی زبانوں میں تبلیغی کیسٹس تیار کئے جا رہے ہیں۔ "بیصے" مشن ہاؤس میں مزید دو کمرے تعمیر ہوئے ہیں۔

☆ نائیجیریا سے آمدہ رپورٹوں کے مطابق اخبارات میں سلسلہ کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ ۱۶ صفحات پر مشتمل ایک رسالہ تیار کر کے وسیع پیمانہ پر تقسیم کی گئی۔ ملک کے طول و عرض میں ماہِ مارچ میں خدا کے فضل سے ۵۶ نئی بیعتیں ہوئیں۔ AFON کے سب سے بڑے چیف سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ OKA میں ایک مارکیٹ کے موقع پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد مقامی زبان میں احمدیت کا تعارف پیش کیا گیا۔ اجیبواوڈے علاقہ کے چیف سے ملاقات کر کے انہیں قرآن مجید اور سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اُنہوں نے جماعت کی خدمات کو برملا سراہا۔

Badagry کے مقام پر خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں ۹۰ کے قریب خدام و اطفال شریک ہوئے۔

☆ غانا: ٹیچی مان شہر کے پیرا ماؤنٹ چیف اور علاقہ کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو (نمائندہ حکومت) نے کانفرنس میں احباب جماعت سے خطاب کیا اور جماعت کی علمی طبی اور زرعی خدمات کو سراہا۔

● — مکرم مختار احمد صاحب چیمہ کے علاقہ میں ایک سو بیس (۱۲۰) داعیان الی اللہ نے پندرہ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ دو افراد نے بیعت کی اور سلسلہ میں داخل ہوئے۔

● — مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے علاقہ میں ایک عیسائی ٹیچر احمدیت کے اتنا قریب آ گئے ہیں کہ اب وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ عیسائی احباب میں کیسٹوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی۔ BORADA میں انفرادی تبلیغ کے ذریعہ ایک دوست نے بیعت کی۔

جاپان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمار

● — ایک احمدی طالبہ محترمہ منصورہ سیکی گوچی کی کوششوں اور دعاؤں سے ایک جاپانی طالبہ MISS WAYOI MAGOME نے بیعت کی اور اسلام قبول کیا۔ اب اپنے دیگر افراد خاندان کو بھی تبلیغ کر رہی ہیں۔

● — ایک مخلص غیر جاپانی نوجوان کو بھی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ ان پر رنگوں میں مصائب اور ابتلاء و آفات وارد کی گئیں لیکن خدا کے فضل سے اس نوجوان نے استقامت دکھائی۔ اللہ تعالیٰ ان پر آئندہ بھی اپنے فضل نازل فرماتا رہے۔ آمین

انڈونیشیا میں افضالِ خداوندی کا نزول

انڈونیشیا کا ملک متعدد جزائر پر مشتمل ہے۔ یہاں پر مربیان کی تیاری کے لئے جامعہ احمدیہ بھی موجود ہے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج کی رپورٹ کے مطابق مختلف علاقوں کے مربیان کرام دعوت الی اللہ کے کاموں میں سرگرم عمل ہیں۔ علاوہ ازیں بعض احباب جماعت وقفِ عارضی کر کے بھی فریضۂ تبلیغ بجا لاتے ہیں چنانچہ مکرم یحییٰ پونتو صاحب وقف عارضی کے ذریعہ ۲ افراد نے بیعت کی۔ آنمکرم نے "موتو بولی مارس" میں عید کے بعد تقریب میں معززین علاقہ سے ملاقاتیں کیں اور خطاب بھی کیا۔ چنانچہ یہاں پر ۸ بیعتیں ہوئیں جن میں ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل اور اُن کی اہلیہ بھی تھیں۔ باڈونگ میں انفرادی مساعی کے نتیجہ میں ایک دوست نے بیعت کی۔ "مورا بایا" میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اور احمدیت کا تعارف وسیع پیمانے پر اخبارات میں شائع ہوا۔ جاکرتا میں دو افراد نے پیغام حق قبول کیا جن میں ایک عیسائی تھے اور اُن کی بیوی معلمہ ہیں۔ مکرم مبلغ انچارج صاحب نے دیگر عہدیداران کے ہمراہ ملک کے نائب صدر صاحب سے اُن کے گھر پر ملاقات کی۔ ماہ مئی میں کل ۲۷ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور اسی طرح جولائی ۸۴ء تا مئی ۸۵ء ۹۴۳ افراد داخلِ سلسلہ ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

مجلس انصار اللہ کیرنگ (اڑیسہ) کا دو (۲) روزہ اجتماع

مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ مقامی کا دو روزہ کامیاب اجتماع مورخہ ۹ اور ۱۰ نومبر کو منعقد ہوا۔ دونوں روز کے پروگرام خاکسار کی اقتداء میں باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے درس حدیث دیا اور پھر تمام انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔

پہلے روز کا پہلا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت مکرم حسام الدین خان صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم نصیر محمد صاحب زعیم ناصر گروپ نے نظم پڑھی۔ ہر سہ زعماء حلقہ نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی بعدہٗ مکرم عبد المطلب خان صاحب، مکرم لیسین خان صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب، مکرم اصغر علی خان صاحب، مکرم شیخ شاہجہان صاحب اور مکرم ظل الرحمٰن صاحب نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد نظم خوانی، حفظ قرآن اور ناظرہ قرآن مجید کے مقابلے کرائے گئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد پہلے روز کا دوسرا اجلاس مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مکرم عبد الصمد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم حسام الدین خان صاحب کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب، مکرم فیض محمد صاحب، مکرم عبد الصمد خان صاحب اور مکرم لقاء الرحمٰن خان صاحب نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد حفظ قرآن، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس ٹھیک آٹھ بجے صبح مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شفیق الدین خان صاحب کی تلاوت اور مکرم حکیم الدین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ محرم صاحب اور مکرم احمد نور صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ حفظ قرآن، ناظرہ اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ انصار کا اجتماعی وقار عمل بھی کرایا گیا۔

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس خاکسار کی صدارت میں مکرم محمد فضل الٰہی صاحب کی تلاوت اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم نصیر محمد صاحب، مکرم معین الدین صاحب، مکرم عبد المنان خان صاحب، مکرم عبد المجید صاحب اور مکرم شیخ عزیز صاحب نے تقاریر کیں۔

آخری اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد اڑیہ نظم خوانی کا مقابلہ کرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر مشتاق احمد خان صاحب مکرم

مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب، مکرم شیخ ضمیر صاحب، خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ کلوا جمیعا کے پروگرام میں تمام انصار بھائیوں کے علاوہ چالیس خدام بھی شامل ہوئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا مخلصانہ تعاون حاصل رہا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

جماعت احمدیہ سونگھڑا کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑا (اُڑیسہ) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۱۱/۸۵ کو محترم سید علام الدین احمد صاحب شاہ قادری ڈپٹی کلکٹر (ریٹائرڈ) کے زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں مکرم سید شاہد الرسول صاحب کی تلاوت اور عزیز شیخ منیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد اوّلاً "حضرت رسول اکرم صلعم کی ابتدائی زندگی" کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ ازاں بعد عزیز عبدالعزیز خانصاحب نے نعت پڑھی۔ اس کے بعد بذریعہ ٹیپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/۹/۸۵ سامعین کو سُنایا گیا۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم سید عبدالقادر سیف الدین صاحب O.F.S نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ" کے عنوان پر کی آخر میں محترم صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں "حضرت مسیح موعودؑ کا عشق آنحضرت صلعم سے" کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ (ریٹائرڈ) نے دُعا کروائی۔ جس کے بعد حاضرین مجلس کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد رقمطراز ہیں کہ محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی حیدر آباد میں تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۵/۱۰/۸۵ کو الہ دین بلڈنگ میں محترمہ آپا جان صاحبہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تمام مقامی مستورات کے علاوہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ صوبائی اور محترمہ امۃ المنیر صاحبہ نائب صدر نے بھی شرکت کی۔

حضرت سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے اپنے خطاب میں لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کی حُسن کارکردگی کو سراہا اور اظہار خوشنودی کے ساتھ ہمیں اپنے فرائض کی طرف نہایت احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر ہم صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے ہماری ناصرات کے پروگرام سے متعلق مفید مشورے دیئے۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

لجنات اماء اللہ بھارت کے سالانہ اجتماعات

★ــــ محترمہ شمیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ (اُڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ کا دوسرا سالانہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ر اکتوبر کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ محترمہ زاہدہ فرحت صاحبہ کی تلاوت اور عہد نامہ دہرانے کے بعد محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ بعدہٗ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ بیت بازی۔ اور بعض کھیلوں کے مقابلے کرائے گئے۔ اور نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعام دیئے گئے۔ دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ کھانے کا انتظام صدر لجنہ مقامی نے اپنی طرف سے کیا۔

★ــــ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ کی ہی رپورٹ کے مطابق ناصرات الاحمدیہ کیندرا پاڑہ کا سالانہ اجتماع مکرم سیّد غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت، مکرم شمس الحق صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب کی موجودگی میں شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر اور بعض کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔

★ــــ محترمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر اطلاع دیتی ہیں کہ بفضلہٖ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ ساگر کو مورخہ ۱۸/۱۰/۸۵ کو سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ ناصرات کی بچیوں نے زبانی تقاریر کیں۔ لجنہ کی ممبرات نے مختلف مضامین اور نظمیں پڑھیں۔ جلسہ کے اختتام پر بہنوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

★ــــ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ر اکتوبر کو مقامی لجنہ و ناصرات کا ساتواں سالانہ اجتماع شایانِ شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں ممبرات موجود تھیں۔

ٹھیک ۸½ بجے صبح محترمہ عطرۃ النساء صاحبہ کی صدارت میں اجتماع کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت حذیفہ بیگم صاحبہ نے کی بعدہٗ لجنہ کا عہد دہرایا گیا۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام لجنہ کے نام پڑھ کر سُنایا گیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ مقامی نے افتتاحی تقریر کی۔ اور مستورات کو زرّین نصائح سے نوازا۔

اس کے بعد مختلف دینی علمی اور ذہنی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جس میں لجنہ و ناصرات نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ججز کے فرائض مکرم عبدالصمد خان صاحب مکرم مولوی شرافت احمد خاں صاحب، مکرم اسلم خاں صاحب، مکرم لیسین خان صاحب، مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ۔ مکرم آفتاب الدین خاں صاحب، مکرم شیخ حلیم الدین صاحب اور مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے ادا کئے فجزاھم اللہ خیراً۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعام بھی دیئے گئے۔

اجتماع کے دوسرے اجلاسات میں محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ محمود آباد محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے صدارت فرمائی۔ آخری اجلاس میں پردہ کی رعایت سے مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم اسلم خاں صاحب اور مکرم لیسین خاں صاحب نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

لجنات اماء اللہ بھارت کی سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری

موتی ہاری (بہار)۔ موگرال (کیرلہ)۔ حیدر آباد (آندھرا) کی مقامی لجنات اور صوبائی لجنہ آندھرا پردیش کی طرف سے ان کی خوشکن سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری ادارہ بدر کو موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ عدم گنجائش ان رپورٹوں کی علیحدہ علیحدہ اشاعت میں مانع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لجنات کی مخلصانہ مساعی کو بار آور کرے اور اُنہیں اپنی جناب میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

مکرم سید عبدالباقی صاحب کا دورۂ اڑیسہ

مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب ناظم ضلع مجلس انصار اللہ سورو و کٹک تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم سید عبدالباقی صاحب مجسٹریٹ فرسٹ کلاس پٹنہ بہار جو صوبہ بہار کے صوبائی قائد اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ قاضی برائے بھارت ہیں سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں مورخہ ۲۹/۱۰/۸۵ کو بھدرک پہنچے اور یہاں ۵/۱۱/۸۵ تک قیام کیا۔ اس دوران آپ نے بھدرک میں نماز جمعہ پڑھائی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبہ پڑھ کر سُنانے کے بعد آپ نے افراد جماعت کو نیک نمونہ اپنانے کی تلقین کی۔ بعدہٗ باوجود اس کے کہ آپ کی طبیعت ناساز تھی بعض جماعتوں کے اصرار پر آپ نے جماعت احمدیہ سورو۔ جماعت احمدیہ ہلدی پدا۔ جماعت احمدیہ سونگھڑا اور جماعت احمدیہ بھوبنیشور کا دورہ کیا اور دوستوں کو نیک نصائح سے نوازا۔ واضح رہے بالاسور کورٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان دفعہ ۱۰۷ کے تحت ایک مقدمہ عرصہ قریباً سات ماہ سے چل رہا ہے۔ مکرم سید صاحب نے ہمارے دونوں وکلاء سے مل کر فائل کا معائنہ کیا اور مفید مشورے دیئے۔ آپ کے نیک نمونہ سے احمدی، غیر احمدی مسلمان و ہندو سب متأثر ہوئے۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم سید صاحب موصوف کو سلسلہ کی مزید نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق دے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا:۔ مکرم ایس اے بشیر احمد صاحب اگر ورناگا اپنی بیٹی عزیزہ فریدہ بیگم سلمہا کی ٹی۔ ٹی۔ سی ٹریننگ امتحان میں اوّل پوزیشن کیساتھ کامیاب ہونے کی خوشی میں ۲۲ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیزہ کی اس کامیابی کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا بہشتی جیمہ بننے کے لئے قادئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار عبدالمومن راشد مبلغ بادگیر)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۵۷ ـــــ میں حمیدہ بیگم زوجہ ناصر احمد صاحب شاہ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسلور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر ـــ ۵۰۰/- روپے

زمین ۵ کنال خشکی قیمتی ـــ ۶۰۰۰/- "

زمین میں سیب کا باغ لگایا گیا ہے۔ جب اس کی آمد ہوگی تو ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کیا جائے گا۔ مجھ کو میرے خاوند سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اس کے بعد بھی کوئی جائیداد پیدا کردوں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ وصیت سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ناصر احمد صدر جماعت کوریل	حمیدہ بیگم	عبد الحکیم سیکرٹری مال آسلور

وصیت نمبر ۱۴۶۶۴ ـــــ میں مہر النساء بنت مکرم دری خاں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں مہر النساء بنت دری خاں مرحوم ساکن کیرنگ آج مورخہ ۱۹/۱/۸۴ کو بقائمی ہوش و حواس مندرجہ ذیل اشیاء کی وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد آٹھ گونٹھ زمین (سوئم درجہ کا) قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپے کا ہے۔ میں اس کی ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے پاس چند مرغیاں ہیں۔ جس سے مجھے ماہانہ ۱۰/- روپے اور سالانہ ۱۲۰/- روپے آمدنی ہوتی ہے۔ میں اس کی ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر بعد میں میں اور کوئی جائیداد بناؤں تو صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کروں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ انشاء اللہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ	مہر النساء	عبد الصمد خان

وصیت نمبر ۱۴۶۷۳ ـــــ میں سارہ بی بی زوجہ معین الدین خان صاحب قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

دو بیگھہ زمین واقع دیوسنگھ پرشاد اندازاً قیمت ـــ ۶۰۰۰/-

حق مہر بذمہ خاوند ـــ ۱۰۰۰/-

کل میزان ـــ ۷۰۰۰/-

مجھے اس زمین سے اندازاً چار صد روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
معین الدین خاں خاوند موصیہ	سارا بی بی	آفتاب الدین خاں

وصیت نمبر ۱۴۶۸۵ ـــــ میں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم خلیل احمد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ بنی مائنز ڈاکخانہ موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور سونے کا ہار وزنی ۱۲ گرام قیمتی ـــ ۲۳۰۰/-

نقری زیور وزنی ۲۵ تولہ قیمتی ـــ ۱۰۰۰/-

حق مہر بذمہ خاوند ـــ ۱۷۰۰/-

کل میزان ـــ ۵۰۰۰/-

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ کے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
خلیل احمد خاں خاوند موصیہ	جمیلہ بیگم	شیخ ابراہیم صدر جماعت موسیٰ بنی

وصیت نمبر ۱۴۶۸۸ ـــــ میں صورت النساء زوجہ مکرم منصور خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ بنی مائنز ڈاکخانہ موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی ہار طلائی کان کے پھول کل وزن ۲ ۱/۲ تولہ قیمت ـــ ۵۰۰۰/-

زیورات نقری کچھ تولہ (ایک تولہ ۱/۲ تولہ) ـــ ۲۴۰/-

حق مہر بذمہ خاوند ـــ ۲۵۰۰/-

کل میزان ـــ ۷۷۴۰/-

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منصور خاں خاوند موصیہ	صورت النساء	شیخ ابراہیم صدر جماعت موسیٰ بنی

وصیت نمبر ۱۴۶۹۷ ـــــ میں عبد الباری خاں ولد اللہ رکھا خاں قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

بتاریخ ۹/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۳ ایکڑ زمین بارانی واقع کرڈاپلی قیمت ۰۰ — ۳۷۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے زمین کی آمد وغیرہ سے ۱۸۰۰/ روپے سالانہ انکم ہوتی ہے۔ چونکہ زمین بارانی ہے۔ یہ آمد کم و بیش ہوتی رہتی ہے بہر حال میں تازیست اپنی آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
کریم خان	عبد الباری خاں	محمد صدیق صدر جماعت کرڈاپلی

وصیت نمبر ۱۴۷۱۷ — میں شیخ علیم الدین احمدی ولد شیخ سمیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۷ ایکڑ زمین واقعہ موضع تاراکوٹ قیمتی ۰۰ — ۲۰۰۰۰

اس کے علاوہ میرے والد صاحب کی زمین ۸ ایکڑ ۵۰ ڈیسمل ہے جو ابھی قابل تقسیم ہے۔ جب یہ زمین میرے قبضہ میں آئے گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان ہے جس کا ۱/۴ حصّہ کا میں مالک ہوں اس کی موجودہ قیمت میرے حصّہ کی ڈھائی ہزار روپے ہے اس کی بھی میں وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ایک ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر الدین خاں	شیخ علیم الدین احمدی	شیخ نظام الدین احمدی

وصیت نمبر ۱۴۷۵۲ — میں ظفیرن بی بی بیوہ حسن خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ امور خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد رقم ۰۰ — ۲۱۰۰ روپے

۲۔ حق مہر ۰۰ — ۴۰۰

کل میزان ۰۰ — ۲۵۰۰

میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عطاء الرحمٰن سیکرٹری وصایا کیرنگ	ظفیرن بی بی	لیسین خاں سیکرٹری وقف جدید کیرنگ

وصیت نمبر ۱۴۷۵۴ — میں امۃ الباسط نعیم زوجہ احمد عبد الحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد۔ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

چندن ہار ۴۳.۱۶۰ گرام۔ نکلس ۳۱.۲۲۰ گرام۔ نکلس ۱۵.۷۸۵ گرام۔ بالیاں ۵.۶۴۰ گرام۔ انگوٹھیاں ۶ عدد ۱۴.۴۰۰ گرام۔ کڑے ۱۶ گرام۔ پدک ۱۰ گرام۔ لچھا ۱۲ گرام۔

جملہ وزن ۱۴۸.۲۰۵ گرام ۲۲ کیرٹ بحساب ۱۰ گرام ۱۹۶۰/ مالیت ۲۹۰۴۸ — ۱۸

چین دو عدد مع پدک ۲۹.۹۲۰ گرام ۱۷ کیرٹ بحساب ۱۰ گرام ۱۹۰۰/ مالیت ۵۶۸۴ — ۸۰

حق مہر بذمہ خاوند ۰۰ — ۵۰۰۰

کل میزان ۳۹۷۳۲ — ۹۸

مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
احمد عبد الحکیم خاوند موصیہ	امۃ الباسط نعیم	محمد شمس الدین سیکرٹری وصایا حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۷۵۷ — میں نعیمہ طاہرہ زوجہ سید محمد بشیر عالم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹۷ Park St. ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زیورات طلائی۔ ہاتھ کی چوڑی۔ کڑا۔ گلے کا ہار۔ گلے کا نکلس۔ کان کی رنگ۔ انگوٹھیاں۔ ٹیکہ ان تمام زیورات کا کل وزن ۲۵ تولہ ہے جس کی قیمت ۵۰۰۰۰

سلائی مشین قیمت ۰۰ — ۶۰۰

حق مہر بذمہ خاوند ۰۰ — ۵۰۰۰

کل میزان ۰۰ — ۵۵۶۰۰

اس کے علاوہ اسکول میں ہیڈ معلمہ کے طور پر کام کرتی ہوں جس سے مجھے ماہوار ۱۹۵۱/ روپے کی آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ۱/۸۵ سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید محمد بشیر عالم خاوند موصیہ	نعیمہ طاہرہ	محمد فیروز الدین انور سیکرٹری مال کلکتہ

ولادت

مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵/۸۵ بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام "دانشمند فاضلی" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش ٹیوٹر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی نواسی ہے۔ مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں قارئین سے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH- 275475.
RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا ، کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی و بُردبار!

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل انجینئرس
- لائسنس کنٹرکٹس
- الیکٹریکل وائرنگ
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون

BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ:-

23-5222
23-1552 ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبیسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE.

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE. 806.
RESI. 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY -8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس

سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور سیٹ

کے میوز نیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹرکار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۷۱۴۳

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ بیوٹی ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس (احمدی) - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)	**گلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایپائر ریڈیو - نئے دیئے اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

(کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI-12 . CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں — فون نمبر :- 42301

ریلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۲۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پڑھنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر :- 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشنڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"بغیر لحاظ مذہب و ملت کے تم ہمدردی کرو"

(ارشاد حضرت مسیح موعود)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :

ارزاں، مضبوط اور دیدہ زیب بہترین ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!